ہجرتِ نبوی ﷺ کی مکمل مستند تاریخ

باب 1: ہجرت سے پہلے مکہ کی صورتحال

نبوت کے تیرہ سال مکمل ہو چکے تھے۔ مسلمانوں پر ظلم و ستم، سماجی بائیکاٹ، جسمانی تشدد، مالی نقصان، اور مسلسل دباؤ جاری تھا۔ بہت سے صحابہؓ پہلے ہی مدینہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے۔

باب 2: قریش کی آخری سازش

قریش کے سردار دارالندوہ میں جمع ہوئے۔ ان کی تجاویز یہ تھیں: رسول اللہ ﷺ کو قید کر دیا جائے، یا جلاوطن کر دیا جائے، یا قتل کر دیا جائے۔ آخر کار انہوں نے قتل کا منصوبہ منظور کیا۔

قرآن مجید کی گواہی: سورۃ الانفال، آیت 30

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

"اور یاد کرو جب کافروں نے آپ کے خلاف تدبیریں کیں کہ آپ کو قید کر دیں، یا قتل کر دیں، یا نکال دیں، اور وہ چالیں چل رہے تھے اور اللہ تدبیر فرما رہا تھا، اور اللہ سب سے بہتر تدبیر فرمانے والا ہے۔"

باب 3: ابو بکر صدیقؓ کی خواہشِ ہجرت

ابو بکر صدیقؓ پہلے ہی ہجرت کرنا چاہتے تھے۔ صحیح بخاری:

قال رسول اللہ ﷺ: لا تعجل، لعل الله يجعل لك صاحبًا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جلدی نہ کرو، شاید اللہ تمہارے لیے ایک ساتھی مقرر فرما دے۔"

ابو بکرؓ کو امید ہوئی کہ وہ ساتھی رسول اللہ ﷺ ہی ہوں گے۔

باب 4: دو اونٹوں کی تیاری

ابو بکرؓ نے: دو مضبوط اونٹ تیار کیے، انہیں کئی ماہ تک اچھی خوراک دی، سفر کے لیے محفوظ رکھا۔ بعد میں انہی میں سے ایک پر رسول اللہ ﷺ نے سفر فرمایا۔

باب 5: ہجرت کی اجازت

ایک دن رسول اللہ ﷺ غیر معمولی وقت میں ابو بکرؓ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: فقال رسول اللہ ﷺ: قد أذن لي في الخروج (مجھے نکلنے کی اجازت دے دی گئی ہے)

ابو بکرؓ نے عرض کیا: الصحبة يا رسول الله؟ (یا رسول اللہ! کیا مجھے آپ کی رفاقت نصیب ہو گی؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: الصحبة (ہاں، رفاقت ہو گی۔)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: "میں نے پہلی مرتبہ کسی کو خوشی سے روتے ہوئے دیکھا، وہ ابو بکرؓ تھے۔" صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار۔

باب 6: حضرت علیؓ کا عظیم ایثار

رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالبؓ کو حکم دیا: آپ ﷺ کے بستر پر سو جائیں، امانتیں واپس کر دیں۔ علیؓ نے جان کی پرواہ کیے بغیر حکم مان لیا۔ یہ اسلام کی تاریخ کا عظیم ترین ایثار تھا۔

باب 7: رسول اللہ ﷺ کا گھر سے نکلنا

قریش کے نوجوان گھر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اللہ کے حکم سے گھر سے نکل گئے۔ بعض سیرت کی روایات میں سورۃ یٰسین کی ابتدائی آیات پڑھنے کا ذکر ملتا ہے، لیکن اس کی اسناد مختلف ہیں، اس لیے اسے قطعی طور پر ثابت نہیں کہا جاتا۔

باب 8: ابو بکرؓ کے گھر پہنچنا

رسول اللہ ﷺ سیدھے ابو بکرؓ کے گھر پہنچے۔ وہیں آخری تیاری ہوئی۔ اسماء بنت ابی بکرؓ نے: کھانا تیار کیا، توشہ باندھا۔

باب 9: اسماءؓ کا لقب "ذات النطاقین"

کھانا باندھنے کے لیے رسی نہ ملی۔ اسماءؓ نے: اپنا کمربند دو حصوں میں پھاڑ دیا۔ اسی وجہ سے انہیں لقب ملا: ذات النطاقين (دو کمربند والی)

باب 10: مدینہ شمال میں، مگر سفر جنوب کی طرف کیوں؟

مدینہ مکہ کے شمال میں تھا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ جنوب کی طرف روانہ ہوئے۔

وجہ: دشمن کو دھوکہ دینا، تلاش کو مشکل بنانا، حکمتِ عملی اختیار کرنا۔

+92-333-111-4437
info@kins.edu.pk
Kins St, Ratta Road, Gujranwala
www.kins.edu.pk

باب 11: جبلِ ثور

مکہ سے تقریباً 4 سے 5 کلومیٹر جنوب۔ یہی پہاڑ غارِ ثور کا مقام ہے۔ اس پر چڑھنا نہایت دشوار تھا۔

باب 12: غارِ ثور میں داخلہ

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا (سورۃ التوبہ، آیت 40)

"اگر تم ان کی مدد نہ کرو تو اللہ نے ان کی مدد اس وقت کی تھی جب کافروں نے انہیں نکال دیا تھا، جبکہ وہ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے: غم نہ کرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

اس آیت سے ثابت حقائق: ✓غار موجود تھا۔ ✓دو افراد تھے۔ ✓دوسرے ابو بکرؓ تھے۔ ✓ابو بکرؓ کو فکر لاحق ہوئی۔ ✓رسول اللہ ﷺ نے تسلی دی۔ ✓اللہ کی خصوصی نصرت نازل ہوئی۔

باب 13: غار میں تین راتیں

صحیح بخاری: فأقاما في الغار ثلاث ليال (پس وہ دونوں غار میں تین راتیں ٹھہرے۔)

باب 14: عبداللہ بن ابی بکرؓ کی ذمہ داری

وہ نوجوان اور ذہین تھے۔ ان کا کام: دن میں قریش کی خبریں جمع کرنا، رات کو غار میں پہنچانا، صبح سے پہلے واپس لوٹ جانا۔

باب 15: عامر بن فہیرہؓ

وہ ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کی ذمہ داری: بکریاں چرانا، دودھ پہنچانا، عبداللہؓ کے قدموں کے نشانات مٹا دینا۔ یہ غیر معمولی حفاظتی تدبیر تھی۔

باب 16: اسماءؓ کی خدمت

اسماءؓ مسلسل: کھانا پہنچاتیں، ضروری سامان مہیا کرتیں، رازداری قائم رکھتیں۔ ان کی یہ خدمت تاریخِ اسلام کا روشن باب ہے۔

باب 17: غار کے دہانے پر قریش

قریش کے تلاشی دستے غار کے قریب پہنچ گئے۔ ابو بکرؓ گھبرا گئے۔ لیکن اپنی جان کے لیے نہیں۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لیے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم: لو أن أحدهم نظر تحت قدميه لأبصرنا ابو بکرؓ نے عرض کیا: اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لے تو ہمیں دیکھ لے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ما ظنك باثنين الله ثالثهما: تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے؟

باب 18: مکڑی کا جالا اور کبوتروں کا گھونسلا

یہ واقعہ عوام میں بہت مشہور ہے۔ لیکن: تحقیق بہت سے محدثین کے نزدیک: اس کی اسناد ضعیف ہیں، صحیح بخاری و مسلم میں موجود نہیں۔ لہٰذا: اسے یقینی حقیقت کے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔

باب 19: سانپ کے ڈسنے کا واقعہ

یہ بھی مشہور ہے کہ: ابو بکرؓ نے سوراخ بند کیے، سانپ نے ڈس لیا۔ اس کی سند بھی قوی نہیں۔ لہٰذا اسے قطعی ثابت واقعہ نہیں کہا جائے گا۔

باب 20: غارِ ثور سے روانگی

تین راتیں مکمل ہونے کے بعد، چوتھے دن مقررہ وقت پر رہنما غارِ ثور کے قریب پہنچا۔

اس رہنما کا نام تھا: عبد الله بن أريقط الليثي (کیا وہ مسلمان تھے؟)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ هَادِيًا خِرِّيتًا، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ (رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ نے بنو دیل کے ایک ماہر راستہ شناس شخص کو اجرت پر لیا، اور وہ اس وقت قریش کے دین پر تھا۔) صحیح بخاری، حدیث 2263

باب 21: اس واقعہ سے حاصل ہونے والا اہم سبق

یہاں ایک عظیم اصول ثابت ہوتا ہے ✓: غیر مسلم سے جائز دنیاوی معاملات میں مدد لی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ: وہ امانت دار ہو، قابلِ اعتماد ہو، مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے والا نہ ہو۔

باب 22: سفر کے ساتھی کون تھے؟

غار سے نکلنے کے بعد قافلے میں چار افراد تھے: رسول اللہ ﷺ، ابو بکر صدیقؓ، عامر بن فہیرہؓ، عبداللہ بن اُریقط

+92-333-111-4437
info@kins.edu.pk
Kins St, Ratta Road, Gujranwala
www.kins.edu.pk

باب23: کون سے اونٹ استعمال ہوئے؟

القصواء (رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی)۔

ابو بکرؓ کا اونٹ: ابو بکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا اونٹ ہدیہ کرنا چاہا۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: بِالثَّمَنِ (قیمت دے کر۔) یعنی آپ ﷺ نے اسے خرید کر استعمال فرمایا۔

باب24: کون سا راستہ اختیار کیا گیا؟

مدینہ جانے کا عام راستہ مشہور تھا۔

لیکن انہوں نے اختیار کیا: (طريق الساحل) ساحلی راستہ یہ کم استعمال ہونے والا، زیادہ محفوظ، اور قریش کی نظروں سے دور راستہ تھا۔

باب25: سفر کی مشقت

راستے میں: شدید گرمی، پتھریلے میدان، پہاڑی راستے، پانی کی قلت، مسلسل خطرہ، اور دشمن کی تلاش جاری تھی۔ یہ سفر آرام دہ نہیں تھا بلکہ جان لیوا خطرات سے بھرپور تھا۔

باب26: قریش کا انعام

قریش نے اعلان کیا: ایک سو اونٹ (ان لوگوں کے لیے جو: رسول اللہ ﷺ، یا ابو بکرؓ کو زندہ یا مردہ پکڑ لائیں۔ عرب معاشرے میں 100 اونٹ بہت بڑی دولت سمجھی جاتی تھی۔

باب27: سراقة بن مالک کا تعاقب

ان کا پورا نام تھا: سراقة بن مالک بن جعشم المدلجي، انہوں نے انعام حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔

سراقہ کی چالاکی: جب انہیں اطلاع ملی کہ ایک قافلہ جا رہا ہے تو انہوں نے لوگوں سے کہا": وہ لوگ نہیں ہیں جنہیں تم ڈھونڈ رہے ہو۔" پھر خاموشی سے خود نکل پڑے تاکہ انعام صرف انہیں ملے۔

باب28: گھوڑے کا دھنس جانا

صحیح بخاری: سراقة کہتے ہیں: میں قریب پہنچا تو میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ انہوں نے فال نکالی۔ پھر دوبارہ آگے بڑھے۔ پھر گھوڑا دھنس گیا۔ تیسری مرتبہ بھی یہی ہوا۔

سراقہ کو حقیقت کا احساس: انہوں نے سمجھ لیا: یہ اللہ کی حفاظت ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

باب29: امان کی درخواست

سراقہ نے پکارا": میں جان گیا ہوں کہ آپ غالب رہیں گے۔" انہوں نے امان طلب کی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں معاف فرمادیا۔

باب30: عظیم پیش گوئی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: كَيْفَ بِكَ يَا سُرَاقَةُ إِذَا لَبِسْتَ سِوَارَيْ كِسْرَى "اے سراقة! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن پہنو گے؟"

اس پیش گوئی کی تکمیل: حضرت عمرؓ کے دور میں فارس فتح ہوا۔ کسریٰ کے خزانے مدینہ لائے گئے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا۔ اور انہیں کسریٰ کے کنگن پہنائے گئے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی روشن نشانیوں میں سے ہے۔

باب31: کیا سراقہ اسی وقت مسلمان ہوئے؟

زیادہ مشہور قول یہ ہے: وہ بعد میں مسلمان ہوئے۔ لیکن اسی دن انہوں نے نقصان نہ پہنچانے کا وعدہ کیا۔

باب32: ام معبدؓ کا واقعہ

یہ ہجرت کے مشہور ترین واقعات میں سے ہے۔ ان کا نام تھا: أم معبد الخزاعية، وہ اپنے خیمے میں بیٹھی تھیں۔

باب33: خوراک کی تلاش

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا": کیا کچھ کھانے پینے کو ہے؟" انہوں نے عرض کیا: قحط کی وجہ سے کچھ نہیں۔

باب34: کمزور بکری

خیمے میں ایک بکری تھی۔ انہوں نے کہا: یہ اتنی کمزور ہے کہ دودھ بھی نہیں دیتی۔

باب35: دودھ کا معجزہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اجازت ہے؟ انہوں نے اجازت دی۔ آپ ﷺ نے: اللہ کا نام لیا، بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا، دعا فرمائی۔ بکری کے تھن بھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دودھ دوہا، ام معبد کو پلایا، ساتھیوں کو پلایا، آخر میں خود نوش فرمایا۔ پھر برتن بھر کر چھوڑ دیا۔

+92-333-111-4437
info@kins.edu.pk
Kins St, Ratta Road, Gujranwala
www.kins.edu.pk

باب 36: ام معبد کا حیران ہونا

جب ان کے شوہر واپس آئے تو انہوں نے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے آیا؟ تب ام معبد نے اس عظیم شخصیت کا پورا حلیہ بیان کیا۔

باب 37: نبی ﷺ کا مکمل حلیہ (ام معبد کی روایت)

ظَاهِرُ الْوَضَاءَةِ، أَبْلَجُ الْوَجْهِ، حَسَنُ الْخَلْقِ...

انہوں نے فرمایا: میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا:

نہ بہت لمبے، نہ بہت پست قامت، نہ بہت موٹے، نہ بہت دبلے؛ چہرہ روشن، آنکھیں بڑی اور سیاہ، پلکیں لمبی، آواز خوبصورت، گردن خوبصورت، داڑھی گھنی، گفتگو شیریں، خاموش ہوں تو باوقار، گفتگو کریں تو دل موہ لینے والی؛ ساتھی انہیں ادب سے گھیرے رکھتے، وہ حکم دیں تو فوراً تعمیل کی جاتی، نہ ترش رو، نہ فضول گو۔

یہ نبی کریم ﷺ کے حسین ترین اوصاف میں سے ایک روایت ہے۔

باب 38: راستے کے معروف مقامات

سیرت کی کتابوں میں درج مشہور مقامات: جبل ثور - غار ثور - وادی الغول - قُدَید - خیمہ ام معبد - وادی خُلَیّہ - جحفہ کے اطراف - وادی رانوناء - قباء

باب 39: قباء کے قریب پہنچنا

مدینہ کے لوگ روزانہ انتظار کرتے تھے۔ وہ: صبح نکلتے، شہر سے باہر آتے، دھوپ بڑھنے پر واپس لوٹ جاتے۔ یہ انتظار کئی دن جاری رہا۔

باب 40: خوشخبری

ایک یہودی شخص نے دور سے قافلہ دیکھا۔ اس نے بلند آواز سے کہا: "اے اہلِ یثرب! تمہارا منتظر آ گیا"! مدینہ خوشی سے گونج اٹھا۔

باب 41: قباء میں آمد کا دن

جمہور مؤرخین اور سیرت نگاروں کے مطابق رسول اللہ ﷺ: پیر (Monday) کے دن

قباء پہنچے۔ یہ واقعہ: ربیع الاول سنہ 1 ہجری میں پیش آیا۔

اکثر علماء کے نزدیک: 12 ربیع الاول کا قول مشہور ہے، لیکن بعض محققین نے 8 ربیع الاول کا قول بھی اختیار کیا ہے۔ تحقیق: یہ بات قطعی طور پر ثابت نہیں کہ تاریخ 12 ہی تھی، لیکن: پیر کا دن ہونا قوی روایات سے ثابت ہے۔

باب 42: قباء کہاں واقع تھا؟

قباء، مدینہ منورہ کے جنوبی حصے میں واقع ایک بستی تھی۔ یہاں آباد قبیلہ تھا: بنو عمرو بن عوف۔ یہ لوگ پہلے ہی اسلام قبول کر چکے تھے۔ وہ مدت سے رسول اللہ ﷺ کے منتظر تھے۔

باب 43: اہلِ مدینہ کا روزانہ انتظار

صحیح بخاری: اہلِ مدینہ روزانہ صبح شہر سے باہر نکلتے، حرّہ (پتھریلی زمین) کے کنارے تک جاتے، انتظار کرتے، پھر شدید دھوپ کی وجہ سے واپس لوٹ جاتے۔ یہ کئی دنوں تک جاری رہا۔

باب 44: یہودی کی آواز

ایک دن ایک یہودی شخص اپنے قلعے پر چڑھا۔ اس نے دور سے قافلہ دیکھا۔ وہ زور سے پکارا: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ، هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ "اے اہلِ عرب! یہ تمہاری خوش بختی کا وہ شخص آ گیا ہے جس کا تم انتظار کر رہے تھے"! ۔ لوگ خوشی سے دوڑ پڑے۔

باب 45: قباء میں قیام

رسول اللہ ﷺ نے قباء میں قیام فرمایا۔ اکثر روایات کے مطابق چار دن یعنی: پیر، منگل، بدھ، جمعرات وہیں گزارے۔

باب 46: رسول اللہ ﷺ کہاں ٹھہرے؟

آپ ﷺ نے قیام فرمایا: كلثوم بن الهدم رضي الله عنه کے گھر۔ بعض روایات میں: سعد بن خيثمة رضي الله عنه کا بھی ذکر ملتا ہے۔ محدثین فرماتے ہیں ممکن ہے: آرام و رہائش ایک جگہ ہو، مہمانوں سے ملاقات دوسری جگہ ہوتی ہو۔ لہٰذا دونوں روایات میں تطبیق ممکن ہے۔

+92-333-111-4437
info@kins.edu.pk
Kins St, Ratta Road, Gujranwala
www.kins.edu.pk

باب47:مسجد قباء کی بنیاد

قباء میں رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی۔یہ اسلام کی پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد ہجرت کے بعد رکھی گئی۔

قرآن کی گواہی: لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ سورۃالتوبہ:108 "وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی،اس میں کھڑے ہونا زیادہ حق رکھتا ہے۔"

کیا یہ مسجد قباء ہے؟اس بارے میں دو اقوال ہیں: 1 مسجد قباء (بعض صحابہؓ اور مفسرین کی رائے۔)۔2 مسجد نبوی (بعض احادیث کی بناپر دوسرا قول۔)

دونوں مساجد تقویٰ پر قائم ہیں،لیکن آیت کا ظاہری مصداق مسجد قباء ہے۔

باب48:مسجد قباء کی فضیلت

صحیح مسلم: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ "جو شخص اپنے گھر سے وضو کرکے مسجد قباء آئے اور وہاں نماز ادا کرے،اسے ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔"

باب49:جمعہ کے لیے روانگی

جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ قباء سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔راستے میں ایک وادی آئی: وادي رانوناء

باب50:پہلی جمعہ کی نماز

رسول اللہ ﷺ نے پہلی جمعہ کی نماز ادا فرمائی۔بعد میں یہاں مسجد تعمیر ہوئی جسے کہا جاتا ہے: مسجد الجمعه

باب51:کیا یہ اسلام کی پہلی جمعہ تھی؟

تحقیق کے مطابق: مدینہ میں بعض مسلمانوں نے اس سے پہلے بھی جمعہ ادا کیا تھا۔لیکن: رسول اللہ ﷺ کی امامت میں ادا ہونے والی پہلی جمعہ یہی تھی۔

باب52:مدینہ میں داخلہ

مدینہ کے لوگ خوشی سے بھر گئے۔مرد،عورتیں،بچے،سب استقبال کے لیے نکل آئے۔

باب53:"طلع البدر علينا" کی تحقیق

یہ اشعار بہت مشہور ہیں: طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

محدثین کے نزدیک: اس کی سند صحیح نہیں۔بعض علماء کے نزدیک: ممکن ہے یہ ہجرت کے وقت پڑھے گئے ہوں،بعض کے نزدیک تبوک سے واپسی پر۔اسے یقینی اور قطعی تاریخی حقیقت نہیں کہا جاسکتا۔

باب54:قصواء اونٹنی

رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی: القصواء پر سوار تھے۔لوگ چاہتے تھے": یارسول اللہ! ہمارے ہاں قیام فرمائیے۔"آپ ﷺ کا جواب: دَعُوهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ "اسے چھوڑدو،یہ اللہ کے حکم کی پابند ہے۔"

باب55:اونٹنی کہاں بیٹھی؟

اونٹنی جاکر بیٹھی: بنو نجار کے علاقے میں۔یہ رسول اللہ ﷺ کے ننھیالی رشتہ دار تھے۔

باب56:زمین کس کی تھی؟

وہ زمین دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی: سھل بن عمرو،اور سھیل بن عمرو (بعض روایات میں: سہل و سہیل) جو بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔

باب57:زمین بطور ہدیہ؟

لوگوں نے عرض کیا:"ہم یہ زمین ہدیہ کرتے ہیں۔"رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ،آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں،قیمت ادا کی جائے گی۔اور زمین خریدی گئی۔

باب58:مسجد نبوی کی بنیاد

ابتدائی مسجد کی خصوصیات: کچی اینٹوں کی دیواریں،کھجور کے تنوں کے ستون،کھجور کی شاخوں کی چھت،مٹی کا فرش۔

باب59:تعمیر میں رسول اللہ ﷺ کی شرکت

رسول اللہ ﷺ خود اینٹیں اٹھاتے تھے۔صحابہؓ بھی ساتھ کام کرتے تھے۔صحابہ کا شعر لَئِنْ قَعَدْنَا وَالنَّبِيُّ يَعْمَلُ. لَذَاكَ مِنَّا الْعَمَلُ الْمُضَلَّلُ "اگر نبی ﷺ کام کریں اور ہم بیٹھے رہیں،تو یہ ہماری بہت بڑی گمراہی ہوگی۔"

+92-333-111-4437
info@kins.edu.pk
Kins St, Ratta Road, Gujranwala
www.kins.edu.pk

باب60:ابوایوب انصاریؓ کے گھر قیام

رسول اللہ ﷺ نے مستقل حجرات کی تعمیر تک قیام فرمایا: أبو أيوب الأنصاري رضي الله عنه کے گھر۔

گھر کی ترتیب: نچلی منزل رسول اللہ ﷺ کے لیے، بالائی منزل ابوایوبؓ کے لیے۔

باب61:ابوایوبؓ کی محبت

ابوایوبؓ کو خیال آیا: "ہم رسول اللہ ﷺ کے اوپر کیسے چل سکتے ہیں؟" وہ اور ان کی اہلیہ ایک کونے میں محدود ہو گئے۔

پانی کا واقعہ: ایک مرتبہ پانی کا برتن گر گیا۔ انہوں نے جلدی سے اپنے کمبل سے پانی خشک کیا تاکہ ایک قطرہ بھی رسول اللہ ﷺ پر نہ ٹپکے۔ یہ ان کی محبت اور ادب کی عظیم مثال ہے۔

باب62:مدینہ کا نیا نام

مدینہ پہلے مشہور تھا: یثرب رسول اللہ ﷺ نے اسے پسند نہیں فرمایا۔

فرمایا: إِنَّهَا طَابَةُ "یہ طابہ ہے۔" طابہ، طیبہ، مدینۃ الرسول ﷺ کہا جانے لگا۔

باب63:مدینہ میں داخلے کے بعد پہلا مرحلہ

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو سب سے پہلا مقصد یہ تھا: ایک منتشر معاشرے کو متحد کرنا، مہاجرین اور انصار کو جوڑنا، ایک منظم اسلامی ریاست قائم کرنا، مدینہ اس وقت مختلف قبائل میں بٹا ہوا تھا، یہودی قبائل طاقتور تھے، اوس اور خزرج کی پرانی دشمنی ختم ہو چکی تھی مگر اثرات باقی تھے۔

باب64:مؤاخات (مہاجرین و انصار کا بھائی چارہ)

صحیح بخاری و سیرت کی روایات: رسول اللہ ﷺ نے ایک عظیم نظام قائم فرمایا: "المؤاخاة بين المهاجرين والأنصار" مقصد: مہاجرین کو معاشی سہارا دینا، انصار کے ساتھ عملی اتحاد قائم کرنا، قبائلی نفرت ختم کرنا۔ آخى رسولُ الله ﷺ بين أصحابِه "رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔"

باب65:مؤاخات کی مثالیں

1. ابوبکرؓ اور خبیب بن عدیؓ (یا بعض روایات میں خارجہ بن زید)
2. عمر بن خطابؓ اور عتبان بن مالکؓ
3. عثمان بن عفانؓ اور اوس بن ثابتؓ
4. عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعد بن ربیعؓ (سب سے مشہور واقعہ)

سعد بن ربیعؓ کا واقعہ: انہوں نے عبدالرحمن بن عوفؓ سے کہا: "میں اپنا آدھا مال تمہیں دیتا ہوں، اور اپنی دو بیویوں میں سے ایک طلاق دے دیتا ہوں تاکہ تم نکاح کر لو" عبدالرحمن بن عوفؓ نے جواب دیا: "اللہ تمہارے مال اور اہل میں برکت دے، مجھے بازار دکھا دو" یہ اسلام کی معاشی خودداری کی عظیم مثال ہے۔

باب66:اسلامی ریاست کا آغاز

مدینہ میں اب صرف عبادت نہیں بلکہ: قانون، معیشت، دفاع، عدل، خارجہ تعلقات کا نظام قائم ہونا تھا۔

باب67:مسجد نبوی ــــ ریاست کا مرکز

مسجد نبوی صرف عبادت گاہ نہیں تھی بلکہ: پارلیمنٹ، عدالت، تعلیمی مرکز، فوجی مشاورت کا مرکز تھی۔

باب68:اذان کا آغاز

ابتدائی دنوں میں نماز کے لیے کوئی مخصوص طریقہ نہیں تھا۔ صحابہؓ نے مشورہ کیا: ناقوس (یہودی طریقہ)، آگ جلانا (مجوسی طریقہ)، بگل (عیسائی طریقہ)، مگر یہ پسند نہ کیا گیا۔

عبداللہ بن زیدؓ کا خواب: انہوں نے خواب میں اذان کے الفاظ سنے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ إِنَّهَا رُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ "یہ سچا خواب ہے، ان شاءاللہ"

اذان کے الفاظ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ, أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ, أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ, حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ, حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ, اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ, لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

باب69:میثاقِ مدینہ (Constitution of Madinah)

یہ اسلام کی پہلی تحریری آئین تھا۔ 1. مسلمان ایک امت ہیں۔ 2. یہودی اپنے دین پر آزاد ہیں۔ 3. مدینہ کا دفاع مشترکہ ذمہ داری ہے۔ 4. ظلم اور جرم منع ہے۔ 5. اختلاف کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کریں گے

+92-333-111-4437
info@kins.edu.pk
Kins St, Ratta Road, Gujranwala
www.kins.edu.pk

باب 70: میثاقِ مدینہ کی اہمیت

یہ دنیا کا پہلا: آئینی معاہدہ، ملٹی کمیونٹی اسٹیٹ سسٹم، مذہبی آزادی کا اعلان تھا۔

باب 71: یہودی قبائل کے ساتھ تعلقات

مدینہ میں تین بڑے یہودی قبائل تھے: بنو قینقاع، بنو نضیر، بنو قریظہ۔ ابتدائی طور پر ان کے ساتھ: امن معاہدہ، دفاعی معاہدہ ہوا۔

باب 72: اسلامی تعلیم کا آغاز

رسول اللہ ﷺ نے: قرآن کی تعلیم، اخلاقی تربیت، عدالتی اصول کو مرکزی حیثیت دی۔

باب 73: مدینہ کی معاشی اصلاحات

اہم اصلاحات: سود کا خاتمہ، تجارت میں انصاف، بازار کا قیام، مدینہ کا بازار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": یہ مسلمانوں کا بازار ہوگا" یہ بازار یہودیوں کے معاشی غلبہ کے مقابلے میں قائم ہوا۔

باب 74: پہلا دفاعی نظام

مدینہ کو خطرات لاحق تھے: قریش مکہ، یہودی سازشیں، قبائلی حملے۔ لہٰذا: گشت، دفاعی تیاری، معاہداتی حکمت عملی شروع ہوئی۔

باب 75: مدینہ میں اتحاد کی روح

قرآن نے اس نظام کو مضبوط کیا سورۃ آل عمران: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

باب 76: مہاجرین کا معاشی استحکام

مہاجرین نے: تجارت شروع کی، انصار نے تعاون کیا، بازار قائم ہوا

باب 77: نبی ﷺ کا اخلاقی نظام

آپ ﷺ نے فرمایا": تم میں بہترین وہ ہے جس کا اخلاق بہترین ہے" یہ پورے معاشرے کی بنیاد بنا۔

+92-333-111-4437
info@kins.edu.pk
Kins St, Ratta Road, Gujranwala
www.kins.edu.pk

ہجرتِ نبوی ﷺ کا مکمل راستہ

مکہ مدینہ تک سفر کے تمام مقامات اور دنوں کے تفصیل

راستے کے اہم مقامات اور دنوں کی تفصیل

نمبر	مقام	اہمیت / تفصیل	تقریباً دن
1	غارِ ثور	مکہ سے 4 کلومیٹر جنوب میں. یہاں 3 دن قیام کیا.	3 دن (27 صفر تا 29 صفر)
2	وادی الغول	غارِ ثور سے نکل کر اس راستے سے گزرے.	سفری مرحلہ
3	قدید	مکہ اور جدۃ کے درمیان ایک مقام.	سفری مرحلہ
4	خیمہ أم معبد	یہاں ام معبد بن خُنیم سے قیام اور بکری کا دودھ لیا گیا.	1 دن
5	وادی خُلیہ (خلیص)	سمندر کے قریب یہ وادی ساحلی راستے پر واقع ہے.	سفری مرحلہ
6	رابغ کے اطراف	یہ علاقہ سمندر کے کنارے رابغ کے قریب ہے.	سفری مرحلہ
7	وادی رانونا	مدینہ کے قریب آخری مقام، جہاں قیام کے بعد مدینہ داخل ہونے.	1 دن
8	قباء ← مدینہ منورہ	سب سے پہلے مسجد قباء میں قیام کیا، پھر مدینہ میں داخل ہونے.	4 دن قباء میں قیام

راستوں کا موازنہ

راستہ	نوعیت	سمت	فاصلہ (تقریباً)
ہجرت کا ساحلی راستہ (غیر معروف)	کم معروف مغربی راستہ	مکہ ← مدینہ	350 تا 380 کلومیٹر
عام قافلہ راستہ (مشرقی)	مرکزی مشرقی تجارتی راستہ	مکہ ← مدینہ	450 تا 480 کلومیٹر

سفر کی مجموعی معلومات

- کل فاصلہ (تقریباً) :
  - ساحلی راستہ : 350 تا 380 کلومیٹر
  - عام راستہ : 450 تا 480 کلومیٹر
- کل سفر کا دورانیہ (تقریباً) : 8 دن (غار ثور مین 3 قیام شامل)
- سفر کا وقت : 27 صفر تا 12 ربیع الاول سن 14 ھجری
- قافلے کے بغیر خُفیہ سفر

اہم تاریخی نکات

- رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ابتدا میں عام قافلوں کے راستہ کا انتخاب نہین فرمایا.
- پھلے غار ثور میں قیام کیا پھر پھر ساحلی راستے کے ذرییع سفر جاری رکما.
- اسی وجہ سے ھجرت کا راستہ عام راستے سے طویل اور پیچیدہ ہے.

اہم مقامات کی تصاویر

1. غارِ ثور

یہ وہ غار ہے جہاں رسول ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما 3 دن تک قیام فرمایا.

4. خیمہ أم معبد

یہاں ام معبد بن خُنیم نے آپ ﷺ کو کپڑا اور بکری کا دودھ دیا.

7. وادی رانونا

مدینہ سے قریب آخری مقام، جہاں قیام کے بعد مدینہ منہ ہونے.

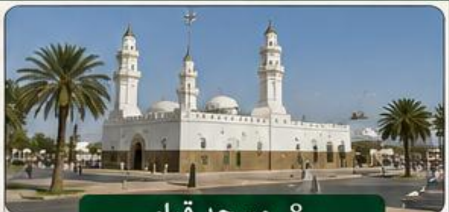

8. مسجد قیاء

رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے مُسجد قیاء میں تشریف نے گئے اور وہاں 4 دن قیام فرمایا.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ وامَعَ الصَّابِرِينَ﴾ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" (سورة البقرة: 153)